ملائکہ خلیل
Test#3
اسلامیات

تاریخ:

سوال نمبر ۱:-

اسلام کا عدالتی نظام معاشرے میں امن اور خوشحالی کو کیسے یقینی بناتا ہے۔

اسلام کے عدالتی نظام کا تعارف:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے خواہ وہ سماجی ہوں، معاشی، معاشرتی یا عدالتی۔ عدالتی نظام کسی بھی معاشرے میں اہمیت کا حامل ہوتا ہے چونکہ معاشرے کی خوشحالی یا بدامنی کا انحصار اس پر ہوتا ہے۔ اسلام کا عدالتی نظام عدل اور انصاف پر مبنی ہے۔ اس میں ہر شخص جو اسلامی معاشرے میں رہتا ہے اپنا جائز یا ذاتی مسئلہ پیش کر سکتا ہے اور اسے انصاف پر مبنی فیصلہ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ **ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

"اور جب وہ تمہارے پاس (کوئی معاملہ فیصلے کے لیے) آئیں تو ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض۔ اگر اعراض کرو گے تو وہ ہرگز تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف سے کرنا۔" **(القرآن)**

اسلام کے عدالتی نظام میں عدل کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں:-

اسلام کے عدالتی نظام میں عدل کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اس میں کسی کے ساتھ بھی رنگ، نسل، زبان، علاقہ

تاریخ: ________

یا مذہب کی تفریق کے بغیر عدل کے ساتھ معاملہ حل کرنے کا حکم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"عدل کرو کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے" (القرآن)

عدل و انصاف تمام انسان کے لیے ضروری ہے۔ اس میں خواہ اولاد ہو یا بیوی۔

اولاد کے معاملے میں عدل و انصاف:

ایک مرتبہ حضورؐ کی بارگاہ میں ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوا کیونکہ اس نے اپنی بیوی کو قیمتی تحفہ دیا تھا اور بیوی اپنے بڑے بیٹے کو حضورؐ کو گواہ بنا کر دینا چاہتی تھی جب آپؐ کے پوچھنے پر اس شخص نے بتایا کہ اسکے اور بھی بچے ہیں تو آپؐ نے اس عمل کو یہ کہہ کر منع کر دیا کہ آپ اس طرح کا ظلم نہیں کر سکتے۔

عادل حکمران کے بارے میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

"انصاف پسند اللہ کی بارگاہ میں روشنی والی جگہ پر رکھا جائے گا بے شک یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں انصاف کو یقینی بنائیں گے" (الحدیث)

اسی طرح حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے):

"جب کوئی شخص قاضی ہو اور وہ یہ کوشش کرے کہ وہ فیصلہ حق پر ہو اور وہ اس میں کامیاب ہو جانا ہے تو اسے دگنا ثواب ملے گا اور اگر وہ فیصلہ حق پر

تاریخ:______

نہ کر سکا لیکن اسکی کوشش بھی ہو تو اسے ایک گنا ثواب ملے گا۔" (الحدیث)

اسلام کا عدالتی نظام باعث امن و خوشحالی:

اسلام کا عدالتی نظام معاشرے میں امن اور خوشحالی کا باعث ہیں چونکہ اسکی کچھ اہم خصوصیات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

I- اسلامی قانون کی بنیاد:

اسلام میں قانون ماخذ کرنے کے تین ذرائع ہیں۔

اول: قرآن و حدیث

دوم: اجماع، اجتہاد اور قیاس

سوم: استحسان، استصلاح وغیرہ

سب سے زیادہ قرآن و حدیث کے اصولوں پر اہمیت دی جاتی ہے اور ایک مساوی قانون بنایا جاتا ہے۔

II- قانون میں ہر ایک کی مساوی حیثیت:

اسلامی نظام عدل میں قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ کسی کو بھی کسی دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہوتی چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ قانون کی نظر میں اگر ریاست کا سربراہ بھی غلطی کرتا ہے تو اسے بھی عدالت کے روبرو پیش ہونا ہوتا ہے بالکل ایک عام شہری کی۔ حضور کے دور میں جب ایک عورت نے چوری کی تھی تو

تاریخ: ________

آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تھا جب اسکے بارے میں لوگوں نے سفارش کی تو آپ نے فرمایا "خدا کی قسم اگر اسکی جگہ فاطمہ بنت محمدؐ بھی ہوتی تو میں اسکے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔" اس سے واضح ہوتا ہے اسلام میں انصاف پر مبنی فیصلہ ہوتا ہے۔

III- انتظامیہ سے علیحدہ آزاد عدلیہ:

اسلام کے عدالتی نظام میں عدلیہ (طاقت) کی تقسیم کا سسٹم ہے اس میں عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ رکھا جاتا ہے تاکہ وہ کسی بھی قسم کے دباؤ سے آزاد ہو کر فیصلے کرے۔ اس کام کا آغاز حضرت عمرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں کیا تھا۔ عدلیہ کا انتخاب بے شک حکومت کرتی ہے لیکن اس کے منتخب ہونے کے بعد وہ اپنے کام آزادانہ طریقے سے انجام دیتی ہے۔

IV- قانونی معاملات میں وکیل کا کردار:

اسلام کے عدالتی نظام میں حصولِ انصاف کے لیے وکلاء کا ایک اہم کردار ہے۔ وکیل عدالت کے سامنے مظلوم کے حق میں اور ظالم کے خلاف مدعی پیش کرتا ہے اور ہر ممکن کوشش کر کے انصاف دلوانے دلواتا ہے

V- ججوں کی تقرری کے اصول:

اسلامی عدلیہ میں جج کی قابلیت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ الموردی کی کتاب الاحکام السلطانیہ

Scanned with CamScanner
CamScanner

میں جج کی تقرری کے چند معیار مقرر ہیں جن میں تعلیم، فضیلت، علم، اعلیٰ کردار اور تحمل وغیرہ شامل ہیں۔ اسکے علاوہ چند فقہا کے نزدیک عورت جج نہیں بن سکتی جبکہ کچھ اس نظریے کی خلاف ورزی کرتے ہیں جبکہ جدید دور میں عورت کو قاضی کے عہدے پر دیکھا جاسکتا ہے۔

VI- اسلامی عدلیہ میں عدالت کی اقسام:

اسلامی عدلیہ میں حضور ﷺ کے دور میں بھی لوگ عاملین کے فیصلوں کے خلاف عدالت میں رجوع کر سکتے تھے۔ یہ سلسلہ حضور ﷺ نے ہی شروع کروایا تھا۔ اسلامی عدلیہ میں عدالت کی دو اقسام ہیں:

(1) خفیہ عدالت / استفسار

(2) کھلی عدالت

VII- اسلام کے عدالتی نظام میں سزا کی اقسام اور نفاذ:

اسلامی معاشرے میں سزا جرم کی کثرت پر انحصار کرتی ہے۔ سخت جرائم جن سے معافی نہیں مل سکتی اور قانون کی نظر میں سزا کے حقدار ہیں ان میں درج ذیل شامل ہیں:

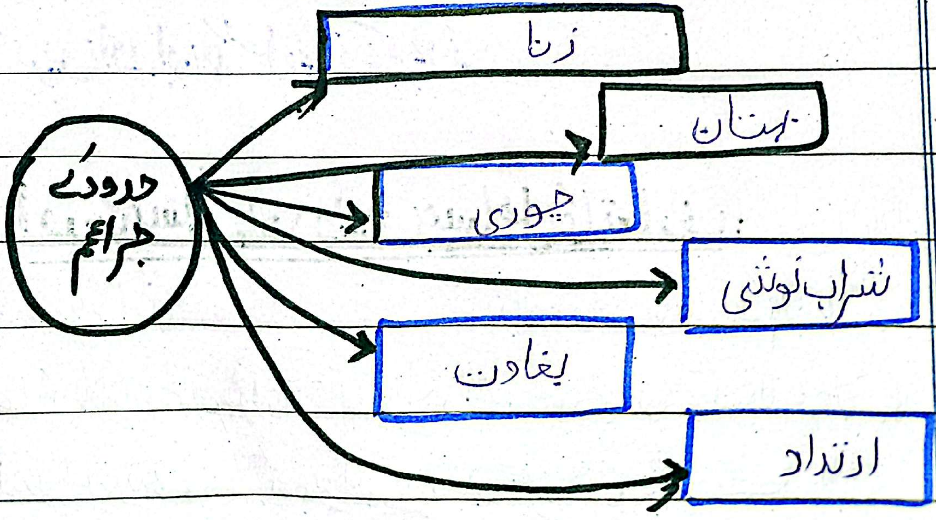

Scanned with CamScanner

تاریخ: ______

اسکے علاوہ اسلامی عدالتی نظام میں تین قسم کے جرائم ہیں:

(۱) ایسے جرائم جن کی سزا قرآن و سنت میں موجود ہو۔

(۲) ایسے جرائم جن پر سزا نہیں دی جاتی بلکہ اصلاح ہونی چاہیے۔

(۳) ایسے جرائم جن پر سزا مرتب ہوتی ہے لیکن قصاص کے ذریعے معافی مل سکتی ہے۔

تنقیدی جائزہ:-

اسلام کا عدالتی نظام انصاف پر مبنی ہے۔ کسی بھی شخص کو بلا رنگ و نسل اور مذہب کے تفریق کے حق پر مبنی فیصلہ دیا جاتا ہے جب کہ تمام اسلامی عدلیہ کی بنیاد آزاد عدلیہ، یکساں قانون اور قرآن و سنت پر مبنی فیصلہ سنایا جاتا ہے لہٰذا یہ معاشرے میں امن کا خوشحالی کا باعث بنتا ہے۔

سوال نمبر ۲:

امت مسلمہ کو درپیش موجودہ مسائل کو اجاگر کریں اور ان کا حل پیش کریں۔

امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل کا تعارف:

دنیا میں موجود تمام اسلامی ممالک جو کہ تقریباً 57 ہیں اور انکی آبادی لگ بھگ ۱ کروڑ ہے امتِ مسلمہ کی ایک یکساں تصویر پیش کرتی ہے۔ آج

تاریخ:______

مسلمان اس قدر وسیع تعداد میں موجود ہیں کہ دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے اسکے باوجود وہ اللہ کے دین کی اشاعت کرنے میں لگاتار ناکام ہیں۔ مسلمان آج کے دور میں مختلف مسائل سے دوچار ہیں۔ ان کے یہ مسائل اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ دین کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹ گئے اور انکی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کو درپیش اہم اندرونی مسائل:

آج کے دور میں انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر قسم کی سہولیات اور آسائشوں کے باوجود اسکو اہم مسائل درپیش ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

I- عقلی یا شعوری جمود:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور عقل ہی وہ واحد چیز ہے جو اسے حیوانوں سے ممتاز بناتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور زمین میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

(القرآن)

انسان اپنی شعوری صلاحیت کو بروئےکار نہیں لا رہا۔ اسکی تنزلی کی وجہ مذہبی بے راہ روی نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے دی گئی صلاحیتوں کو بروئےکار نہ لانا ہے جس سے وہ دنیا میں ترقی کا میدان چاہے وہ دفاع ہو یا ٹیکنالوجی اس میں پیچھے رہ گیا ہے۔

تاریخ:______

II- جدید دنیا اور امتِ مسلمہ کی پسماندگی:

اکیسویں صدی کی دنیا جدید ہوگئی ہے۔ وہ اپنے عقل و فہم کو استعمال کر کے جدید اور نت نئی ایجادات کر رہی ہے اور دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے جبکہ امتِ مسلمہ ابھی تک پسماندگی کا شکار ہے۔ اسے بھی مغرب کی طرح ترقی کرنے کی جانب آگے بڑھنا چاہیے۔

III- مسلم ممالک کے آپسی تعلقات:

امتِ مسلمہ مختلف ممالک میں بٹ گئی ہے اور اب ان میں اتحاد نہیں ہے۔ ان کے آپس کے تعلقات بھی خراب ہوگئے ہیں۔ وہ آپس ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف ہیں جیسے کہ سعودی عرب اور ایران میں تعلقات کافی عرصے سے خراب ہیں۔ اس کے علاوہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو
اور آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو۔"

(القرآن)

IV- وسائل کی کثرت جبکہ حصول میں کمی:

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ یہاں تک کہ پاکستان میں بھی بہت سے ذخائر موجود ہیں لیکن ان کی سوچ میں کمی ہونے سے وہ ترقی کی کمی کا شکار ہیں۔

"اور زمین میں تمہارے لیے جو کچھ موجود ہے
اسکو تلاش کرو۔"

(القرآن)

تاریخ:______

V. **بے لگام مادہ پرستی اور اخلاقی پسماندگی:**

اسلام انسان کو مادہ پرستی اور روحانی سکون میں توازن برقرار رکھنے کا حکم دیتا ہے جبکہ انسان نے صرف مادہ پرستی پر ہی زور دیا ہوا ہے۔ اسکے نزدیک دولت ہی ہر چیز ہے اور اس کے لیے وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع استعمال کر رہا ہے۔ آج کی امتِ مسلمہ دولت کی ہوس کا شکار ہے اور اس مقصد کے لیے قیمتی جانیں کو بھی مار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے **قرآن مجید میں ارشاد** فرمایا:

"بے شک تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں"

(القرآن)

امتِ مسلمہ تمام اخلاقی اقدار کو روند کر صرف مادہ پرستی میں مصروف ہے۔

VI. **انتہا پسندی کا عروج:**

امتِ مسلمہ کو جو اہم مسائل درپیش ہیں اس میں انتہا پسندی ایک اہم عنصر ہے۔ آج کے لوگوں نے اسلام کو ایک بہت ہی سخت دین بنا دیا ہے۔ جیسا کہ موجودہ افغانستان میں دین کے نام پر ظلم و ستم ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ بھی مذہب اسلام کو بہت سخت پیش کیا جاتا ہے حالانکہ **ارشادِ باری تعالیٰ ہے:**

"دین میں جبر نہیں"

(القرآن)

یہ تمام اندرونی مسائل موجودہ امتِ مسلمہ کو کمزور بنا رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اُمتِ مسلمہ کو درپیش چند بیرونی مسائل:

اُمتِ مسلمہ کو اندرونی مسائل کے ساتھ ساتھ چند بیرونی مسائل کا بھی سامنا کرنا ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

I- مغربی تسلط کا انعقاد:

موجودہ دور میں امتِ مسلمہ کو کافی زیادہ نیز مغربی تسلط ہے۔ وہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی میں مسلمان چین، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک پر ہی منحصر ہیں۔ مغربی ممالک مسلمانوں کو ہمیشہ فائق کرنے میں کوشاں ہیں۔

II- عالمگیریت: نوآبادیت کی ایک جدید شاخ:

عالمگیریت سے مراد ہے معاشی سرگرمیوں کی توسیع اور اس میں بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری، تجارت اور سفارتی تعلقات شامل ہیں۔ مسلمان اس میں بھی بہت پیچھے ہیں چاہے وہ اشیاء یا سرمائے کا زرِ مبادلہ ہی کیوں نہ ہو اس میں بھی مغربی ممالک حاوی ہیں۔

III- ٹیکنالوجی اور میڈیائی جنگ:

امتِ مسلمہ کو اب ٹیکنالوجی کے میدان میں جنگ کا سامنا ہے کیونکہ موجودہ دور میں جنگ کی نوعیت بدل گئی ہے لیکن اُمتِ مسلمہ نے اپنے حالات بدلنے یا نئی ایجادات اور چیزوں کو سیکھنے کی کوشش نہیں کی اس میں بھی وہ جاپان، چائنا اور امریکہ پر

Scanned with CamScanner

تاریخ:

ہی انحصار کرتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کو پیش بردہ مسائل کا عملی حل:

امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے چند عملی اقدامات درج ذیل ہیں:

I۔ امت میں خود احتسابی کا جذبہ:

مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ساتھ درپیش مسائل کو حل کرنے کے لیے سب سے پہلے دوسروں کو الزام ٹھہرانا چھوڑ دیں اور خود سے احتساب کریں اور اسکے مطابق حل تلاش کریں۔

II۔ سائنس و ٹیکنالوجی پر توجہ:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ پرانے خیالات سے نکل کر موجودہ دنیا میں ترقی کے وسائل پر کوشاں ہوں۔ مسلمان جدید دنیا سے تعلیم اور ٹیکنالوجی کے میدان میں باقی ممالک سے کافی دور ہیں۔ انہیں ٹیکنالوجی کے میدان میں ہم عصر ممالک سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

III۔ اسلامی تعلیمات پر عمل:

اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے انسان کی تربیت کے لیے ہر موڑ پر ہدایت دی ہے۔ آج مسلمان چونکہ اسلامی تعلیمات سے ہٹ گئے تو وہ پستی کا شکار ہیں۔ لہذا

Scanned with CamScanner

تاریخ: ________

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

IV۔ مشرقِ وسطیٰ میں مسائل کا حل:

مشرقِ وسطیٰ میں موجود مسلمانوں کو درپیش مسائل اور جنگیں کو حل کرنے کا ضرورت ہے۔ جن میں خاص کر کے غزہ۔ اسرائیل کا مسئلہ، شیریا کا مسئلہ وغیرہ شامل ہیں

V۔ او آئی سی کا منظم کردار:

OIC چونکہ مسلمانوں مسلمان ممالک کی بنائی ہوئی ایک تنظیم ہے۔ اس میں موجود تمام اسلامی ممالک کو چاہیے کہ وہ آپس کے تعلقات اور غیر مسلم ممالک سے تعلق اچھے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تنقیدی جائزہ:

امتِ مسلمہ ایک عظیم امت ہے۔ ان کے پاس اسلام ہے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات ہیں۔ اسکے باوجود آج کے دور میں مسلمانوں کو اہم مسائل درپیش ہیں جن میں خصوصاً انتہاپسندی، پسماندگی، آپس کے خراب تعلقات اور حد سے زیادہ مغاوز مادہ پرستی ہے لہٰذا تمام مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ مل کر اپنی بنائی گئی تنظیم کو استعمال میں لا کر اپنے مسائل کو حل کریں۔